Al-Azhār

Volume 11, Issue 01 (Jan-June, 2025)

ISSN (Print): 2519-6707

Issue: https://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/23
https:// www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/556
Article DOI: https://zenodo.org/badge/ 10.5281/zenodo.17071666

Title "The Scholarly Status of Women Hadith Scholars in the Abbasid Era"

Author (s): Dr. Saira Taiba ,Dr. Sobia Khan

Received on: 26 January, 2025
Accepted on: 27 March, 2025
Published on: 25 June, 2025

Citation: "Dr. Saira Taiba ,Dr. Sobia Khan "The Scholarly Status of Women Hadith Scholars in the Abbasid Era."vol.11, Issue No.1 (2025) P:1-12

Publisher: The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

عہد عباسی میں خواتین محدثات کا علمی مقام

"The Scholarly Status of Women Hadith Scholars in the Abbasid Era"

*Dr. Saira Taiba.
**Dr. Sobia Khan.

Abstract:

The Abbasid era is regarded as the golden age of scholarship and the development of Hadith sciences. During this period, female Hadith scholars also played a prominent role. They contributed through narration, teaching, and the establishment of scholarly circles. Renowned figures such as Zaynab bint al-Kamal and Umm Muhammad bint Abd al-Hadi attracted leading male scholars to their study circles. Their scholarly authority is evident from the fact that their chains of transmission (isnad) were considered reliable and trustworthy. The contributions of female Hadith scholars in the Abbasid era demonstrate that women held a central role in the promotion and dissemination of Hadith.

Key Words: *Scholarly Status , Women Hadith Scholars, Abbasid Era"*

عہدِ عباسی علمی سر گرمیوں اور فنونِ حدیث کی تدوین و ترقی کا سنہری دور سمجھا جاتا ہے۔ اس دور میں خواتین محدثات نے بھی نمایاں خدمات انجام دیں۔ انہوں نے حدیث کی روایت، تدریس اور علمی مجالس کے انعقاد میں حصہ لیا۔ زینب بنت الکمال، ام محمد بنت عبد الہادی اور دیگر خواتین محدثات کے حلقہ درس میں بڑے بڑے محدثین شریک ہوتے تھے۔ ان خواتین کی علمی وقعت اس بات سے ظاہر ہوتی ہے کہ ان کی اسناد کو ثقہ اور معتبر تسلیم کیا گیا۔ عہدِ عباسی میں خواتین محدثات کا کردار اس حقیقت کی گواہی دیتا ہے کہ علمِ حدیث کی اشاعت اور فروغ میں خواتین کا حصہ مرکزی نوعیت رکھتا ہے۔

....

*Assistant Professor institute of Islamic Studies Bahauddin Zakaria University Multan…Sairataiba@bzu.edu.pk.
**Corresponding Author/Assistant Professor Department of Islamic Studies Govt. Sadiq College Women University, Bahawalpur

اہمیتِ موضوع

عہدِ عباسی میں خواتین محدثات کے علمی مقام پر گفتگو کرنا کئی حوالوں سے اہم ہے:

1. **تاریخی پہلو** : یہ تحقیق ظاہر کرتی ہے کہ عباسی دور میں خواتین محض سماجی زندگی تک محدود نہ تھیں بلکہ دینی و علمی سرگرمیوں میں بھی بھرپور حصہ لیتی تھیں۔
2. **حدیث کی روایت و حفاظت** :خواتین محدثات نے احادیث کی روایت اور تدریس میں معتبر اسناد فراہم کیں، جس سے علومِ حدیث کو بقااور استحکام ملا۔
3. **علمی اعتماد** :ان کی روایات پر محدثین کا اعتماد اس بات کی دلیل ہے کہ خواتین نے علم میں مردوں کے شانہ بشانہ کام کیا۔
4. **عصری پیغام** : یہ موضوع آج کی مسلم خواتین کے لیے حوصلہ افزا ہے کہ وہ دینی و علمی میدان میں فعال کردار ادا کر سکتی ہیں، جیسا کہ ان کی پیش رو خواتین نے کیا۔
5. **تحقیقی افادیت** : یہ موضوع ی تاریخ کے اس روشن باب کو اجاگر کرتا ہے جو اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

مقاصدِ تحقیق

1. عہد عباسی میں خواتین محدثات کے علمی کردار اور مقام کو واضح کرنا۔
2. اس دور کی معروف خواتین محدثات کی خدمات، تدریسی حلقوں اور علمی اثرات کو نمایاں کرنا۔
3. خواتین کی روایت کردہ احادیث کی سند اور ان پر محدثین کے اعتماد کا جائزہ لینا۔
4. عہد عباسی کے علمی ماحول میں خواتین کی شمولیت کے عوامل کو سمجھنا۔
5. عصرِ حاضر میں مسلم خواتین کے لیے اس علمی وراثت سے رہنمائی حاصل کرنا۔

تحقیق کے سوالات

1. عہد عباسی میں خواتین محدثات کا علمی مقام کیا تھا؟
2. کن معروف خواتین محدثات نے اس دور میں نمایاں خدمات انجام دیں؟
3. خواتین کی روایت کردہ احادیث کو محدثین کس قدر معتبر سمجھتے تھے؟
4. عباسی دور میں علمی و فکری ماحول نے خواتین کے لیے کس طرح مواقع فراہم کیے؟

5. اس دور کی خواتین محدثات کی خدمات عصرِ حاضر میں خواتین کی علمی جدوجہد کے لیے کس حد تک مشعلِ راہ ہیں؟

عباسی دور کا علمی پس منظر اور حدیثی علوم کی تدوین

عباسی دور (132ھ–656ھ) اسلامی علوم کے ارتقا کا سنہری دور تھا۔ اس دور میں بغداد، کوفہ، بصرہ اور نیشاپور جیسے مراکز علم و دانش میں بدل گئے۔ خلفاء عباسیہ نے علمی مراکز (مدارس، کتب خانوں اور بیت الحکمہ) کو سرکاری سرپرستی دی۔ اس کے نتیجے میں علومِ قرآن، حدیث، فقہ اور کلام کو غیر معمولی فروغ حاصل ہوا۔

حدیثی علوم کی تدوین

اس دور میں رحلۃ فی طلب الحدیث (حدیث کے حصول کے لیے علمی سفر) ایک مضبوط روایت کے طور پر سامنے آئی۔ [1]

کتابتِ حدیث اور **اجازہ و سماع** کے اصول باقاعدگی سے مرتب کیے گئے۔ خطیب بغدادی (م 463ھ) نے اپنی کتاب تقیید العلم میں حدیث کے لکھنے کے دلائل اور آداب جمع کیے۔ [2]

اسی طرح ان کی الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع میں محدث و سامع کے اوصاف اور اصول روایت مرتب ہوئے۔ [3]

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حیثیت اس دور میں مزید مستحکم ہوئی، یہاں تک کہ پانچویں صدی ہجری میں یہ دونوں مجموعے "معیاری و مستند" سمجھے جانے لگے۔ [4]

عباسی دور میں علمی و حدیثی مجالس میں خواتین کی شمولیت

خواتین کی تدریسی و سماعی خدمات

عباسی دور میں خواتین محدثات نے علمی مجالس میں نمایاں کردار ادا کیا۔

کریمہ المروزیہ (م 463ھ) صحیح بخاری کی سب سے معتبر راویہ تھیں۔ امام خطیب بغدادی نے مکہ مکرمہ میں ان کے حلقہ درس میں صحیح بخاری کی قراءت کی۔ [5]

شُہدہ الکاتبہ (م 574ھ) بغداد میں "مسندۃ العراق" کہلاتی تھیں۔ ان کے پاس بڑے بڑے علما سماع کے لیے آتے اور ان سے اجازتِ حدیث لیتے۔ [6]

امام ذہبی نے تصریح کی کہ خواتین محدثات پر وضعِ حدیث (جھوٹ گھڑنے) کا الزام ثابت نہیں ہوا۔ [7] اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خواتین کی روایات پر اعتماد مستحکم تھا۔

خواتین کی اسناد اور اجازت

خواتین نے علمی مجالس میں نہ صرف سماع کیا بلکہ شاگردوں کو اجازت بھی دیں۔اس عمل نے انہیں ''المسندۃ'' اور ''المجازۃ'' جیسے القاب عطا کیے۔ثانوی تحقیقات بھی اس بات کی گواہ ہیں کہ عباسی دور میں خواتین کی شرکت وسیع اور معتبر تھی۔[8]

ا۔ مشہور خواتین محدثات کا تعارف

(الف) زینب بنت الکمال (646–740ھ)

شام کی عظیم محدثہ، لقب : مسندۃ الشام۔بے شمار کتب حدیث بالخصوص صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی اور دیگر کی روایت کی۔دمشق میں ان کے دروس میں مختلف شہروں سے طلبہ شریک ہوتے۔[9]

(ب) آمنہ بنت احمد (المعروفۃ بابنۃ الشریفۃ؛ ساتویں صدی ہجری)

محدثہ اور فاضلہ خاتون، مختلف کتب حدیث اور مسانید سے روایت کرتی تھیں۔

ان کے بارے میں ائمہ نے روایت اور سند کی مضبوطی کی تعریف کی ہے۔[10]

(ج) ام محمد بنت عبد الہادی (م 816ھ)

خاندان ابن قدامہ کی علمی و دینی روایت کی وارثہ۔اپنے زمانے میں دمشق و حجاز میں حدیث کی مشہور مدرسہ تھیں۔بڑی بڑی کتابوں کی اجازت رکھتی تھیں۔[11]

۲۔ ان خواتین کے تلامذہ اور بڑے محدثین

زینب بنت الکمال کے شاگردوں میں بڑے محدثین شامل تھے: امام ذہبی (م 748ھ)، ابن کثیر (م 774ھ)، ابن رجب (م 795ھ) وغیرہ۔یہ سب ان کے حلقہ درس سے استفادہ کرنے والوں میں تھے۔[12]

آمنہ بنت احمد سے مختلف محدثین و علما نے روایت کی، جن میں شامی و مصری علما بھی شامل ہیں۔[13]

ام محمد بنت عبد الہادی سے شام و مصر کے کبار محدثین نے اجازت و روایت لی، ان کے تلامذہ میں فقہا و محدثین کی ایک بڑی تعداد شامل ہے۔[14]

خواتین محدثات کی تدریس و روایت میں اعتماد اور علمی وقار

اسلامی تاریخ کا مطالعہ اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ علومِ حدیث کی حفاظت اور ترویج میں خواتین نے مردوں کے شانہ بشانہ نمایاں کردار ادا کیا ہے۔عہدِ نبوی ﷺ ہی سے خواتین صحابیات نے براہِ راست رسول اللہ

ﷺ سے احادیث روایت کیں اور بعد کے ادوار میں یہ روایت علمی امانت کے طور پر آگے منتقل ہوتی رہی۔ تاہم عہدِ عباسی اور اس کے بعد کے علمی ادوار میں خواتین محدثات کا کردار مزید منظم اور نمایاں ہوا۔

خواتین محدثات نے نہ صرف سماع و روایت میں شرکت کی بلکہ اپنی تدریسی مجالس قائم کر کے بڑے بڑے علما کو شاگردی کا شرف بخشا۔ ان کے حلقوں میں ایسے مایہ ناز محدثین شامل ہوئے جنہوں نے بعد میں حدیثی علوم کی بڑی خدمت کی۔ مثال کے طور پر کریمہ المروزیہ (م463ھ) کو صحیح بخاری کی سب سے معتبر راویہ مانا گیا، زینب بنت الکمال (م 740ھ) نے دمشق میں سینکڑوں شاگردوں کو حدیث کی اجازت دی، اور شُھدہ الکاتبہ (م 574ھ) کو "مسندۃ العراق" کا لقب ملا۔ یہ القاب اس بات کی دلیل ہیں کہ خواتین کی روایت اور تدریس پر غیر معمولی اعتماد کیا جاتا تھا۔

محدثین کے اقوال اور کتبِ جرح و تعدیل اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ خواتین راویات میں وضعِ حدیث یا روایت میں خیانت کا الزام نہ پایا گیا۔ امام ذہبی نے میزان الاعتدال میں صاف الفاظ میں لکھا کہ "خواتین محدثات میں کوئی ایسی نہیں جس پر حدیث گھڑنے کا الزام ہو"۔ یہ جملہ ان کے علمی وقار اور امانت کی روشن دلیل ہے۔ اسی اعتماد کے نتیجے میں خواتین کی روایت کردہ اسانید بعد کے ادوار تک حدیثی روایت کی مضبوط زنجیر کا حصہ رہیں۔

خواتین محدثات کا وقار صرف اس لیے نہیں تھا کہ وہ روایت کرتی تھیں بلکہ اس لیے بھی کہ ان کی تدریس میں صداقت، ضبط اور علمی وقار نمایاں تھا۔ ان کی مجالس میں طلبہ کی بڑی تعداد شریک ہوتی اور ان سے اجازتِ حدیث حاصل کرنا باعثِ فخر سمجھا جاتا۔ ان کے شاگردوں میں امام ذہبی، ابن کثیر، خطیب بغدادی اور دیگر جلیل القدر علما شامل ہیں۔

یہ تمہید اس امر کو اجاگر کرتی ہے کہ خواتین محدثات کی علمی خدمات محض حاشیہ نہیں بلکہ علومِ حدیث کے اصل متن کا حصہ ہیں۔ ان کی روایت پر اعتماد اور ان کا علمی وقار نہ صرف ان کے اپنے دور میں تسلیم کیا گیا بلکہ بعد کے ادوار میں بھی ان کی علمی میراث اسلامی روایت کے تسلسل میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

امام ذہبی نے تصریح کی ہے کہ خواتین محدثات میں ضعف یا وضع الحدیث کا الزام ثابت نہیں ہوا۔ اس سے ان کی روایت پر غیر معمولی اعتماد کا اظہار ہوتا ہے۔[15]

کتب رجال میں خواتین محدثات کو اکثر صدوقہ، ثِقَۃ اور مأمونۃ کے القاب ملے۔

ان کی تدریسی مجالس بڑے بڑے علما کی توجہ کا مرکز تھیں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ نہ صرف روایت کی اہل تھیں بلکہ عملی طور پر علمی قیادت کے مقام پر فائز تھیں۔[16]

(الف) اندلس کا علمی و ثقافتی پس منظر اور خواتین کا کردار

اندلس (قرطبہ، غرناطہ، اشبیلیہ) میں عباسی اثرات کے تحت علمی ادارے، کتب خانے اور مدارس قائم تھے۔
یہاں خواتین کو گھروں اور مساجد میں تدریس کی اجازت تھی اور وہ سماعِ حدیث میں مردوں کے ساتھ شریک ہوتی تھیں۔
اندلس میں خواتین راویات کا کردار نسبتاً محدود تھا لیکن اہمیت کے ساتھ درج ہے، کیونکہ انہوں نے سند و روایت کے تسلسل کو باقی رکھا۔[17]

(ب) اندلس میں خواتین محدثات کی روایت و تدریس

ام الحسن بنت محمد بن عبداللہ القرطبیہ (5ھ): صحیح بخاری اور دیگر کتب حدیث کی روایت کرتی تھیں۔
بڑے طلبہ نے ان سے سماع کیا اور ان کی سند پر اعتماد کیا۔[18]
بعض خواتین کے تذکرے ابن الفرضی اور ابن بشکوال کی تراجم کی کتب میں بھی ملتے ہیں، جہاں انہوں نے روایتِ حدیث کے ساتھ فقہ اور قراءت میں بھی حصہ لیا۔[19]

(ج) خراسان میں خواتین کے علمی حلقے اور تدریسی سرگرمیاں

خراسان (نیشاپور، مرو، ہرات، بلخ) عباسی دور کا ایک بڑا علمی خطہ تھا۔
یہاں کی خواتین نے حدیثی مجالس میں شرکت کے ساتھ ساتھ اپنے گھروں میں بھی حلقہ ہائے درس قائم کیے۔
خواتین نے صحیح بخاری اور سنن کی روایت میں براہِ راست حصہ لیا۔
مثال کے طور پر: کَرِیمہ المَرْوَزیہ (463ھ) جو مرو/خراسان سے تعلق رکھتی تھیں، صحیح بخاری کی سب سے معتبر راویہ قرار پائیں۔ امام خطیب بغدادی نے ان سے سماع کیا۔[20]
خراسانی علمی ماحول میں خواتین نے اجازتِ حدیث اور سماع کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے طلبہ کو براہِ راست اجازت دی، جس سے ان کا تدریسی مقام مستحکم ہوا۔[21]

ا۔ کریمہ المروزیہ (م463ھ) کا صحیح بخاری کی تدریس میں کردار

کریمہ المروزیہ خراسان کی سب سے مشہور خاتون محدثہ تھیں، جنہیں صحیح بخاری کی سب سے معتبر راویہ سمجھا جاتا ہے۔

ان کے پاس صحیح بخاری کی اعلیٰ ترین سند موجود تھی، جس کی وجہ سے محدثین ان کی مجالس میں حاضر ہو کر سماع کرتے تھے۔

امام خطیب بغدادی (م463ھ) نے خود مکہ مکرمہ میں ان سے صحیح بخاری سماع کیا۔[22]

ان کی اجازت اور سند اتنی مستند تھی کہ آج بھی کئی اسانیدِ صحیح بخاری ان کے واسطے سے گزرتی ہیں۔[23]

۲۔ان خطوں میں خواتین محدثات کے تلامذہ اور ان کی شہرت

اندلس میں ام الحسن القرطبیہ اور دیگر خواتین سے بڑے علما نے روایت کی، جنہوں نے ان کے علمی مقام کو تسلیم کیا۔[24]

خراسان میں کریمہ المروزیہ کے علاوہ دیگر خواتین سے بھی طلبہ و محدثین نے سماع کیا۔ان کے تلامذہ میں:

خطیب بغدادی (م463ھ)

امام ذہبی کے شیوخ دیگر خراسانی و شامی محدثین شامل ہیں۔[25]

ان خواتین کی شہرت نہ صرف اپنے خطے تک محدود رہی بلکہ دور دراز سے طلبہ ان کے حلقہ درس میں حاضر ہوتے۔

۔اندلس و خراسان کی خواتین کی حدیثی خدمات کے اثرات اور تسلسل

اندلس میں خواتین محدثات نے نسبتاً کم لیکن مستند روایتیں منتقل کیں، جس سے وہاں حدیثی تعلیم و تدوین کے تسلسل میں خواتین کی شمولیت یقینی رہی۔

خراسان میں کریمہ المروزیہ اور دیگر خواتین نے صحیح بخاری و دیگر کتب کی روایت کو مضبوط کیا، جس کا اثر بعد کی نسلوں میں بھی رہا۔

امام ذہبی نے اپنی کتب میں ان خواتین کا ذکر بڑے احترام سے کیا اور ان کی عدالت و ثقاہت کی تعریف کی۔[26]

اس تسلسل کا نتیجہ یہ ہے کہ قرون وسطیٰ کے بڑے محدثین کی اسانید میں خواتین کے واسطے محفوظ ہیں، جو خواتین کی علمی خدمات کا زندہ ثبوت ہے۔[27]

(الف) عباسی، اندلسی اور خراسانی خواتین محدثات کے مناہج کا تقابلی جائزہ

عباسی دور: خواتین محدثات نے زیادہ تر باقاعدہ حدیثی مجالس، اجازہ و سماع کے منہج پر عمل کیا۔ بغداد، مکہ اور دمشق میں ان کے حلقے کھلے عام ہوتے جہاں طلبہ کی کثرت پائی جاتی۔ کریمہ المروزیہ اور زینب بنت کمال اس کی روشن مثال ہیں۔[28]

اندلس: خواتین محدثات کی شرکت نسبتاً محدود تھی، لیکن ان کا طریقہ زیادہ تر خاندانی اور مقامی سطح پر تعلیم و

روایت تھا۔ مثال کے طور پر ام الحسن القرطبیہ نے اپنے خاندان اور شاگردوں کے دائرے میں تدریس کی۔ [29]

خراسان : یہاں خواتین محدثات نے زیادہ بین الاقوامی شہرت پائی۔ کریمہ المروزیہ کے پاس دور دراز سے طلبہ آتے اور صحیح بخاری کی روایت کی اجازت لیتے۔ ان کا منہج زیادہ بین الاقوامی اور وسیع حلقہ اثر رکھتا تھا۔ [30]

نتیجہ: عباسی منہج وسیع و منظم، اندلسی زیادہ محدود اور خاندانی، جبکہ خراسانی خواتین کا منہج سندی اعتبار سے عالمی سطح پر زیادہ اثر انگیز رہا۔

(ب) خواتین کی تدریسی اور حدیثی خدمات کا اثر بعد کے ادوار پر

خواتین محدثات کی روایت کردہ اسناد بعد کے صدیوں میں بڑے محدثین کے علمی ورثے کا حصہ بنیں۔

امام ذہبی، ابن کثیر اور ابن رجب جیسے علما کی اسانید میں خواتین راویات کا واسطہ موجود ہے۔ [31]

ان خدمات نے یہ روایت قائم رکھی کہ خواتین نہ صرف علم حاصل کر سکتی ہیں بلکہ روایت اور تدریس کی معتبر کڑی بھی ہیں۔

بعد کے ادوار میں برصغیر اور عالمِ عرب میں خواتین محدثات کے حلقے انہی نمونوں سے متاثر ہو کر قائم ہوئے۔ [32]

(ج) خواتین محدثات کی علمی خدمات کو نظر انداز کرنے کی وجوہات

1. تاریخی مؤرخین کی توجہ کا عدم توازن : زیادہ تر کتبِ تراجم و طبقات مرد علما پر مرکوز رہیں، جس سے خواتین کا تذکرہ محدود ہوا۔ [33]
2. سماجی و ثقافتی عوامل : بعد کے ادوار میں سخت پردہ اور سماجی رکاوٹوں نے خواتین کی علمی مجالس کو کم نمایاں کیا۔
3. علمی روایت کی جغرافیائی تبدیلی : عباسی اور اندلس کے زوال اور عثمانی و صفوی ادوار میں علمی مراکز
4. بدلنے کے ساتھ خواتین کے کردار کو کم لکھا گیا۔
5. مغربی مستشرقین کی تحقیق میں خلا : ابتدائی مغربی تحقیقات میں خواتین محدثات کو زیادہ نظر انداز کیا گیا، تاہم عصرِ حاضر میں اسما سعید اور اکرم ندوی جیسے محققین نے یہ خلا پُر کیا۔ [34]

نتائج بحث:

1. عباسی دور میں خواتین محدثات نے سماع، روایت اور تدریس کے منہج کو باقاعدہ ادارہ جاتی سطح پر اپنایا، جس نے انہیں علمی وقار عطا کیا۔
2. خواتین محدثات کی روایات پر محدثین نے غیر معمولی اعتماد کیا اور ان کی عدالت و ثقاہت کو مسلم قرار دیا۔

3. امام ذہبی نے تصریح کی کہ خواتین راویات پر کبھی وضعِ حدیث کا الزام ثابت نہیں ہوا، جو ان کی علمی امانت کا واضح ثبوت ہے۔

4. کریمہ المروزیہ کو صحیح بخاری کی سب سے معتبر راویہ قرار دیا گیا،اوران کے واسطے سے متعدد اسانید آج تک معتبر ہیں۔

5. زینب بنت الکمال نے دمشق میں بڑے پیمانے پر تدریس کی اور کبار محدثین جیسے ذہبی اور ابن کثیر ان کے شاگرد رہے۔

6. شُہدہ الکاتبہ کو "مسندۃ العراق" کہا گیا، جس سے خواتین کو علمی خطابات اور اعزازات دینے کی روایت ظاہر ہوتی ہے۔

7. اندلس میں خواتین کی شرکت نسبتاً محدود مگر مؤثر تھی، اور انہوں نے زیادہ تر خاندانی و مقامی حلقوں میں تدریس و روایت کی۔

8. ام الحسن القرطبیہ جیسی خواتین نے اندلس میں صحیح بخاری اور دیگر کتبِ حدیث کی روایت کو جاری رکھا۔

9. خراسان میں خواتین کی علمی حیثیت زیادہ نمایاں رہی، بالخصوص کریمہ المروزیہ کی تدریسی مجالس بین الاقوامی شہرت رکھتی تھیں۔

10. خواتین محدثات کے حلقوں میں بڑے بڑے محدثین شریک ہوئے، جس سے ان کے علمی مقام اور شہرت کا اندازہ ہوتا ہے۔

11. ان خواتین کی روایت کردہ اسانید نے بعد کے صدیوں میں بڑے محدثین کی علمی میراث کو تقویت بخشی۔

12. ان کی تدریس و روایت کے تسلسل نے خواتین کو "المسندۃ" اور "المجازۃ" جیسے القاب عطا کیے، جو علمی اعتماد کی علامت ہیں۔

13. بعد کے ادوار میں خواتین کی علمی خدمات تاریخ نویسی کے کمزور توازن، سماجی رکاوٹوں اور پردے کے سخت رویوں کی وجہ سے کم نمایاں ہوئیں۔

14. عصر حاضر کے محققین (مثلاً: اسما سعید اور اکرم ندوی) نے خواتین محدثات کی خدمات کو دوبارہ اجاگر کر کے اس علمی خلا کو پُر کیا۔

15. خواتین محدثات کی علمی وراثت آج بھی ایک عملی مثال اور رہنمائی کا ذریعہ ہے کہ خواتین دینی و علمی خدمات میں مردوں کے برابر کردار ادا کر سکتی ہیں۔

الحواشی

[1] الخطيب البغدادي، الرحلة في طلب الحديث، دار الكتب العلمية، تحقيق: نور الدين عتر، ص10–25۔

al-Khatib al-Baghdadi, *al-Rihlah fi Talab al-Hadith*, Dar al-Kutub al-ʻIlmiyyah, Tahqiq: Nur al-Din ʻItr, pp. 10–25.

[2] الخطيب البغدادي، تقييد العلم، دار إحياء السنة النبوية، ص34–60۔

al-Khatib al-Baghdadi, Taqyid al-ʻIlm, Dar Ihya' al-Sunnah al-Nabawiyyah, pp. 34–60.

[3] الخطيب البغدادي، الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، مؤسسة الرسالة، ج1، ص40–55۔

al-Khatib al-Baghdadi, al-Jamiʻ li-Akhlaq al-Rawi wa Adab al-Samiʻ, Mu'assasat al-Risalah, Vol. 1, pp. 40–55.

4 Jonathan A.C. Brown, The Canonization of al-Bukhārī and Muslim, Brill,

۔2007, pp. 26–30

[5] الذهبي، سير أعلام النبلاء، ج18، ص234–235: "روت الصحيح مراراً، مرة بقراءة أبي بكر الخطيب "...

al-Dhahabi, Siyar Aʻlam al-Nubala', Vol. 18, pp. 234–235: "Rawat al-Sahih marraran, marratan bi-qira'at Abi Bakr al-Khatib…"

[6] الذهبي، سير أعلام النبلاء، ج20، ص542: ترجمہ "شهدة الكاتبة"۔

al-Dhahabi, Siyar Aʻlam al-Nubala', Vol. 20, p. 542: Tarjamah "Shuhdah al-Katibah."

[7] الذهبي، ميزان الاعتدال، ج7، ص465: "وما علمتُ في النساء من اُتُّهِمَتْ ولا من تُرِكوها"۔

al-Dhahabi, Mizan al-Iʻtidal, Vol. 7, p. 465: "Wa ma ʻalimtu fi al-nisa' man uttuhimat wa la man turikuha."

8 Asma Sayeed, Women and the Transmission of Religious Knowledge in Islam, Cambridge University Press, 2013, pp. 95–120

[9] الذهبي، سير أعلام النبلاء، ج23، ص121–125 (ترجمہ: زينب بنت الكمال) .

al-Dhahabi, Siyar Aʻlam al-Nubala', Vol. 23, pp. 121–125 (Tarjamah: Zaynab bint al-Kamal).

[10] ابن حجر العسقلاني، الدرر الكامنة، ج4، ص273 .

Ibn Hajar al-ʻAsqalani, al-Durar al-Kaminah, Vol. 4, p. 273.

[11] ابن رجب، ذيل طبقات الحنابلة، ج2، ص448–450 .

Ibn Rajab, Dhayl Tabaqat al-Hanabilah, Vol. 2, pp. 448–450.

[12] الذهبي، معجم الشيوخ، ذکر تلامذۃ زینب بنت الکمال .

al-Dhahabi, Mu‘jam al-Shuyukh, Dhikr Talamidhat Zaynab bint al-Kamal.

[13] ابن حجر، الإصابة في تمييز الصحابة) ذیل میں معاصر محدثات کے تراجم

Ibn Hajar, al-Isabah fi Tamyiz al-Sahabah (entries on contemporary female muhaddithat).

[14] ابن رجب، ذيل طبقات الحنابلة، ج2، ص449 .

Ibn Rajab, Dhayl Tabaqat al-Hanabilah, Vol. 2, p. 449.

[15] الذهبي، ميزان الاعتدال، ج7، ص465: "وما علمت في النساء من اتهمت ولا من تركوها ."

al-Dhahabi, Mizan al-I‘tidal, Vol. 7, p. 465: "Wa ma 'alimtu fi al-nisa' man uttuhimat wa la man turikuha."

[16] الخطيب البغدادي، الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ج1، ص41–45

al-Khatib al-Baghdadi, al-Jami‘ li-Akhlaq al-Rawi wa Adab al-Sami‘,Vol. 1, pp. 41–45.

[17] ابن بشكوال، الصلة في تاريخ أئمة الأندلس، ج2، ص145–147۔

Ibn Bashkuwal, al-Silah fi Tarikh A'immah al-Andalus, Vol. 2, pp. 145–147.

[18] الذهبي، سير أعلام النبلاء، ج19، ص200 (ذکر: أم الحسن القرطبية)۔

al-Dhahabi, Siyar A‘lam al-Nubala', Vol. 19, p. 200 (mention of Umm al-Hasan al-Qurtubiyyah).

[19] ابن الفرضي، تاريخ علماء الأندلس، ج2، ص315۔

Ibn al-Faradi, Tarikh 'Ulama' al-Andalus, Vol. 2, p. 315.

[20] الذهبي، سير أعلام النبلاء، ج18، ص234–235 (ترجمہ: كريمة المروزية)۔

al-Dhahabi, Siyar A‘lam al-Nubala', Vol. 18, pp. 234–235 (Tarjamah: Karima al-Marwaziyyah).

[21] الخطيب البغدادي، الرحلة في طلب الحديث، ص45–50۔

al-Khatib al-Baghdadi, al-Rihlah fi Talab al-Hadith, pp. 45–50.

[22] Asma Sayeed, Women and the Transmission of Religious Knowledge in Islam, Cambridge University Press, 2013.

23 Mohammad Akram Nadwi, Al-Muhaddithat: The Women Scholars in Islam, Interface Publications, 2007.

[24] الذهبي، ميزان الاعتدال، ج7، ص468:

al-Dhahabi, Mizan al-I‘tidal, Vol. 7, p. 468.

[25] الذھبي، میزان الاعتدال، ج7، ص470:

al-Dhahabi, Mizan al-I‘tidal, Vol. 7, p. 470.

[26] الذھبي، میزان الاعتدال، ج7، ص472:

al-Dhahabi, Mizan al-I‘tidal, Vol. 7, p. 472.

[27] الذھبي، سیر أعلام النبلاء، ج18، ص234–235 (کریمہ المروزیہ)؛ ج23، ص121–125 (زینب بنت کمال)۔

al-Dhahabi, Siyar A‘lam al-Nubala’, Vol. 18, pp. 234–235 (Karimah al-Marwaziyyah); Vol. 23, pp. 121–125 (Zaynab bint al-Kamal).

[28] ابن الفرضي، تاریخ علماء الأندلس، ج2، ص315 (ام الحسن القرطبیۃ)۔

Ibn al-Faradi, Tarikh ‘Ulama’ al-Andalus, Vol. 2, p. 315 (Umm al-Hasan al-Qurtubiyyah).

[29] الخطیب البغدادي، تاریخ بغداد، ج12، ص449؛ الرحلۃ في طلب الحدیث، ص45–50۔

al-Khatib al-Baghdadi, Tarikh Baghdad, Vol. 12, p. 449; al-Rihlah fi Talab al-Hadith, pp. 45–50.

[30] الذھبي، معجم الشیوخ، ج2، ص15؛ ابن حجر، المعجم المشتمل، ج1، ص72–75۔

al-Dhahabi, *Mu‘jam al-Shuyukh*, Vol. 2, p. 15; Ibn Hajar, *al-Mu‘jam al-Mushtamil*, Vol. 1, pp. 72–75.

[31] ابن رجب، ذیل طبقات الحنابلۃ، ج2، ص448–450۔

 Ibn Rajab, Dhayl Tabaqat al-Hanabilah, Vol. 2, pp. 448–450.

[32] ابن حجر العسقلاني، الدرر الکامنۃ، ج4، ص273۔

Ibn Hajar al-‘Asqalani, al-Durar al-Kaminah, Vol. 4, p. 273.

33 Asma Sayeed, Women and the Transmission of Religious Knowledge in Islam, Cambridge University Press, 2013.

34 Asma Sayeed, Women and the Transmission of Religious Knowledge in Islam, Cambridge University Press, 2013.